میں نہیں سمجھتا کہ اُن کی اِس تاریخ اور اُن کے ان کارناموں کو دیکھ کر کوئی انصاف پسند اور معقول آدمی کبھی یہ کہہ سکتا ہے کہ دنیا کے ملکوں میں ان کے لیے "مذہبی تبلیغ" کے حقوق محفوظ رہنے چاہییں۔ یا یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ اگر ہم اپنے ملکوں میں اِن مشنریوں کا داخلہ بند کریں تو مغربی ممالک اپنے ہاں ہمارے مشنریوں کا داخلہ بند کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی سمجھ لیجیے کہ مذہبی تبلیغ کے جس منظم ادارے کو "مشن" اور جس پیشہ ور مبلغ کو "مشنری" کہا جاتا ہے وہ پہلے تو مسلمانوں میں قطعی مفقود تھا، اور اب بھی وہ شاذونادر ہی کہیں پایا جاتا ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہمیشہ عام افرادِ مسلمین نے کی ہے جو اپنے نجی کاموں کے لیے دنیا کے مختلف حصّوں میں گئے ہیں۔ ان کو جہاں بھی لوگوں سے سابقہ پیش آیا وہاں لوگ ان کی باتیں سُن کر اور ان کے طرزِ عبادت اور طرزِ زندگی کو دیکھ کر اسلام قبول کرتے چلے گئے۔ اس نوعیت کی تبلیغ کا راستہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ اس لیے اگر مغربی ممالک اسلام کے مشن اور مشنری کا داخلہ اپنے ہاں روک بھی دیں تو ہمیں اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ جب تک مسلمان کا داخلہ کسی جگہ کھلا ہے اسلام کے داخلے کا راستہ بھی وہاں کھلا ہے۔ (ا۔م)

مسجد کے منبر و محراب اور میناروں کی مصلحت

سوال۔ ایک صاحب نے اپنے ایک مضمون میں ایک ایسی مسجد کا نقشہ پیش کیا ہے جس میں منبر، محراب، مینار کچھ نہ ہو۔ وہ اسلامی فنِ تعمیر کی تاریخ کی رُو سے ثابت کرتے ہیں کہ محراب اور مینار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد بنائے گئے ہیں، اس لیے یہ اسلامی فنِ تعمیر کا حصّہ نہیں ہیں۔ اسلامی ڈیزائن وہ ہے جس پر پہلے مسجد نبوی بنی تھی اور اسی کے مطابق مساجد بنائی جانی چاہییں۔

کیا یہ نقطۂ نظر اسلام کی رُو سے صحیح ہے؟

جواب - شریعت میں مسجد کے لیے کوئی خاص طرزِ تعمیر مقرر نہیں ہے ، اس لیے کسی خاص طرز پر مسجد بنانا نہ فرض ہے نہ ممنوع ۔ صاحبِ مضمون کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے کہ جس طرز پر حضورؐ نے مسجد نبوی ابتداءً تعمیر فرمائی تھی ، تمام مساجد ہمیشہ کے لیے اسی طرز پر تعمیر ہونی چاہییں ۔ مختلف مسلمان ملکوں میں مساجد کی تعمیر کے لیے ہمیشہ سے مختلف ڈیزائن اختیار کیے جاتے رہے ہیں ۔ ان میں جس قاعدے کو ملحوظ رکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مسجد کی شکل عام عمارات سے اتنی مختلف ہو ، اور اپنے ملک یا علاقے میں ایسی جانی پہچانی ہو کہ اس علاقے یا ملک کا ہر شخص دُور سے اس کو دیکھ کر یہ جان لے کہ یہ مسجد ہے اور اسے نماز کے وقت مسجد تلاش کرنے میں کوئی زحمت پیش نہ آئے ۔ اسی قاعدے کے مطابق دنیا کے مختلف ملکوں میں مسجد کا ایک خاص طرزِ تعمیر ہوتا ہے اور اس کے لیے ایسی نمایاں علامات رکھی جاتی ہیں جو اُن ملکوں میں مسجد کی امتیازی علامات ہونے کی حیثیت سے معروف ہوتی ہیں ۔ ہمارے ملک میں بھی مساجد کا بالعموم ایک طرزِ تعمیر رائج ہے ۔ اس کو بدل کر بالکل ایک نرالا طرزِ تعمیر رائج کرنا اور اس کے لیے مسجدِ نبوی کے ابتدائی طرز سے استدلال کرنا خواہ مخواہ کی اُپچ ہے ۔

رہا منبر ، تو یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مسجد نبوی میں لکڑی کا منبر بنوایا تھا تاکہ خطبہ دیتے وقت بڑے مجمع میں خطیب سب لوگوں کو نظر آسکے ۔

محراب مسجدوں میں تین مصلحتوں سے رکھی جاتی ہے ۔ ایک یہ کہ آگے چونکہ صرف امام کھڑا ہوتا ہے اس لیے تھوڑی سی جگہ اس کے لیے زائد بنا دی جاتی ہے تاکہ محض ایک آدمی کے لیے پوری ایک صف کی جگہ خالی نہ رہے ۔ دوسرے یہ کہ محراب کی وجہ سے امام کی آواز پیچھے کی صفوں تک پہنچنے میں سہولت ہوتی ہے ۔ تیسری مصلحت یہ ہے کہ محراب بھی مسجد کی امتیازی علامات میں سے ہے ۔ کسی عمارت کو آپ پشت کی طرف سے بھی دیکھیں تو اس میں محراب آگے نکلی دیکھ کر فوراً پہچان جائیں گے کہ یہ مسجد ہے ۔ یہی مصلحت مسجد پر مینار وغیرہ بنانے کی بھی ہے ۔

(ا - م)